

حبِ عنید  
از قلم واحبہ فاطمہ  
قسط نمبر 19

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com)

WhatsApp : 92 306 1756508

محمل شیخ ناول بینک انتظامیہ



اندر لاونج کی جانب بڑھتے ہوئے اسے باریک سی آواز آئی تو وہ چونکا۔ اور جہاں سے اسے پکارا گیا تھا ادھر دیکھا۔ سامنے ہی سیرٹھیوں پر انکی کھڑی تھی۔

وہ اس کے بارے میں تو سرے سے بھول ہی گیا۔

وہ اس کے پکارنے پر سیرٹھیوں کی جانب بڑھا۔  
ہمممم، کیا بات ہے،،؟ لہجہ عجلت بھرا تھا۔ انکی نے حسرت سے اسے دیکھا۔













ازکی کا اب دم گھٹنے لگا تھا یہاں۔

E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp **03061756508**

مرتضیٰ نے اس کی ساری غلط فہمی (یا خوش فہمیاں) (پل بھر  
میں دور کیں تھیں۔

وہ بول کر نیچے اتر آیا۔ اور اپنے کمرے کی جانب جانے کی بجائے  
ناصرہ بیگم کے کمرے کی طرف آیا کہ جانتا تھا اسے ناراض ہو کر  
میکے گھسنے کا دورا پڑتا تھا۔

ناصرہ بیگم کے کمرے کے دروازے پر حیرت و بے یقینی سے  
اس قدم جم چکے تھے جب مناہل کی روتی اور غصے سے بھری  
ضدی سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

کچھ نہیں کھانا مجھے پھپھو امی کچھ نہیں کھانا بس اپنے بیٹے سے  
بولیں مجھے طلاق دے دے،، ابھی کہ ابھی،، نہیں رہنا میں  
،، نے ان کے ساتھ،، انہیں بولیں جسے لانا ہے اسے گھر لائیں  
جسے رکھنا ہے رکھیں،، بلکہ اس گھر میں کیوں جتنی دیدہ دلیری سے  
اس گھر میں لائیں ہیں اسی جرات سے اسے اپنے کمرے میں  
،،،،،،،،،، بھی لے

بکواس بند کرو مناہل،، یا چاہتی ہو میں گدی میں سے تمہاری  
،، زبان کھینچ لوں

مرتضیٰ دھاڑا تھا۔ اور اس کی دھاڑ اتنی بلند تھی کہ مناہل اپنی جگہ پر اچھلی تھی۔

ناصرہ بیگم نے بے بسی سے دونوں کو دیکھا۔ تحمل، صبر درگزر جیسی کوئی چیز دونوں میں ہی تو نہیں تھی۔ ایک سیر تھی تو دوسرا سوا سیر۔

دو تین ڈگ بھر کر ہی وہ اس کے سر پہ پہنچ گیا تھا۔  
،،کیا بول رہیں تھیں امی سے ابھی دوبارا مجھ سے کہو  
وہ دانت پیس کر غرایا تھا۔ اور وہ جو اس کے نرم و میٹھے لہجے کی  
عادی ہو چکی تھی۔ اتنے دنوں بعد پھر اسے آدم خور ڈریکولا کے

Visit For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com) Page 13  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)



منہا کافی دیر سے اس کے سینے سے لگی روئے جا رہی تھی اتنے دنوں کا گرد و غبار نکال چکی تو اپنی سچویشن اور حیات صاحب کے منع کرنے کے باوجود وہ کہاں اور کس کے ساتھ تھی، اس کے ساتھ وہ کیا کیا کر چکا تھا اس بات کا تدارک ہوتے ہی وہ جھٹکے سے اس دور ہٹی تھی۔

راحم نے پہلے تو حیرت سے اسے دیکھا۔ پھر اس کے اس طرح خود سے دور ہونے پر اس کے ماتھے پر بے شمار بل آئے تھے۔

من،،، پلیزززززز،،، اب جو بول رہا ہوں اسے غور سے سننا منیہا  
راحم ابرک حیات کہ میں تم سے شدید محبت کرتا ہوں،،، اپنی  
،، پوری زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں،،، نہیں کھو سکتا تمہیں  
تم عادت بن چکی ہو میری یا میں عادی ہو گیا ہوں تمہارا،،، تم  
سے الگ ہو کر اب جی نہیں پاؤں گا،،، سن رہی ہوناں تم میں  
تم سے کیا کہہ رہا ہوں،،، آئی لو یو سوچ،،، مجھے سمجھنے کی کوشش  
کرو،،، میں اپنے گزشتہ رویے کی معافی مانگتا ہوں تم سے من پلیز  
مجھے معاف کر دو،،،،، راحم نے اسے بے بسی سے پکارا۔ اس  
کے اس اظہار پر وہ پل بھر کو ساکت ہوئی تھی۔







Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 19  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

راحم نے لہو لہان آنکھوں سے اسے دیکھا جواب سر جھکائے  
بیٹھی اپنے لبِ بری طرح کچل رہی تھی۔ راحم نے بازوؤں سے  
تھام کر اسے اپنے روبرو کھڑا کیا تھا۔

منہا ادھر دیکھو، اور ادھر میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھ  
سے علیحدگی کا مطالبہ کرو،، کم آن،، وہ غرایا تھا۔

چھوڑیں مجھے راحم،، وہ مچلی۔ پورا وجود کانپ رہا تھا اور اعصاب  
اس ساری صورتحال سے شل ہو چکے تھے۔ وہ یہاں سے اس

Visit For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com) Page 21  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

راحم نے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کر کے اسے خود میں  
بھینچا تھا۔ اور پچھلی گردن کے گرد ہاتھ لپیٹ کر اس کے  
چہرے سے وہ قیمتی نکلین موتی چننے لگا۔

،،، چھ،،، چھوڑیں مجھے

آج اس کی قربت میں،، اس کے لمس میں ایک الگ قسم کی  
حدت اور جنون سا تھا منہا کے لیے کہ اسے لگا اس کا پورا وجود  
سلگ اٹھے گا۔ منہا اس کی اس جان لیوا قربت میں شدید گھبرائی  
تھی۔

اس کے سلگتے لب کان کے قریب گردن پر محسوس ہوئے تو  
منیہا کی جان نکلنے والی ہو گئی۔ تبھی بے تحاشا برداشت کرتے  
اس کے کندھوں سے شرٹ مٹھیوں میں جکڑی۔

بس ایک یہی کام نہیں کر سکتا، تمہیں چھوڑنے کا، کہتے راحم  
نے اس کی کان کی لو کو لبوں تلے دبایا۔  
منہا نے سسکی سی بھری تھی۔





بے تحاشا بے چین ہوتے کسی صحرا میں صدیوں سے بھٹکتے  
پیاسے کی طرح اس نے محبت کا جام اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا۔  
منیہا کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں تھیں۔ پھر اس کی شدت سہتے  
اس نے بہت زور سے اپنی آنکھیں بند کیں تھیں۔

وہ تو پہلے ہی سینے میں سانس اٹکائے ہوئے تھی اب اس ستمگر  
نے پھر جیسے اس کی سانسیں اپنے سینے میں اتار لیں تھیں۔  
راحم کے کالر پر جھٹکا سا آیا تھا۔ مگر وہ کہاں سیراب ہو پا رہا تھا۔



،، اب مجھ سے دور نہیں جا پاؤ گی من،،، آئی پر امس ٹو یو  
 راحم نے یہ کہا تھا۔ اور بیڈ پر سکون سے نیم دراز ہو گیا۔ منیہا  
 چادر دست کرتی صوفے پر بیٹھی اب چہرا ہاتھوں میں چھپا کر پھر  
 رونے کا شغل فرمانے لگی تھی۔  
 اب جب حیات صاحب اور زہرہ بیگم ادھر ہی آنے والے تھے تو  
 اسے تو انتظار کرنا ہی تھا۔

تقریباً پون گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ باہر چوکیدار نے دروازہ کھول دیا ہوگا وہ لوگ اندر آئے۔



کیسے ہوا یہ سب کیا ہوا،،،؟؟؟ حیات صاحب اس کے  
سرہانے بیٹھے تھے۔ جبکہ زہرا بیگم اسکی زرد رنگت دیکھ آنسو  
بہانے لگیں۔

آپ لوگوں سے ہی ملنا آ رہا تھا تو معمولی سا ایکسیڈینٹ ہو  
گیا،، اب ٹھیک ہوں،، مرتضیٰ ہاسپٹل لے کر گیا تھا تو واپسی پر  
ادھر لے آیا، اس کا اپارٹمنٹ ہے یہ،، گھر گیا تو آپ لوگ تھے  
،،،، نہیں اسی لئے وہ منیہا کو ساتھ لے آیا  
اس نے آہستگی سے بتایا۔



منہا بیٹا ہلدی والا دودھ بنا لاؤ،،، زہرا بیگم نے منہا کو کہا تو کچن میں چلی آئی۔

راحم بے چین سا تھا۔ اب چوٹوں میں پھر سے درد اٹھنے لگا تھا۔

بابا مجھے میڈیسن دے دیں پلیز یا پین کلر انجیکشن لگا دیں،، اس نے حیات صاحب کو پکارا۔ تو وہ بھی اولاد کی تکلیف دیکھ کر بے چین ہو گئے۔

پھر ساری ناراضگی بھلا کر وہ فی الحال اس کی دیکھ بھال میں مصروف ہو گئے تھے۔ گئے رات تک تینوں اس کے پاس بیٹھے

رہے۔ پھر راحم۔ نے ہی انھیں زبردستی اپنے اپنے روم میں یہ بول کر بھیجا کہ وہ آرام کریں۔

حیات صاحب اپنے کمرے میں چلے گئے۔ زہرا بیگم جانے کے لیے اٹھیں تو منہا بھی ان کے ساتھ ہوئی۔ راحم نے ایک حسرت بھری نگاہ اس نازک سی جان پر ڈالی۔ کاش وہ اس کو روک سکتا۔

زہرا بیگم نے ہی منہا کی جانب ملتجی نگاہوں سے دیکھا تھا۔



کسی باتیں کر رہی ہیں آپ امی،، آپ جائیں گے فکر ہو کر سو  
،، میں ادھر ہی ہوں ،، اور خیال رکھوں گی راحم کا،،

منہا نے انہیں تسلی دی۔ وہ بھی اپنے کمرے میں چلیں  
گئیں۔

منہا نے ڈور لاک کیا۔ راحم نے ایک سکون بھری گہری سانس  
کھینچ کر آنکھیں موند لیں۔

مگر جب کافی دیر بیڈ پر کوئی حرکت نا ہوئی تو آنکھیں کھول کر  
دیکھا۔ وہ وہیں صوفے پر ہی آڑھی ترچھی لیٹنے کی تیاری میں  
تھی۔

منیہا،، پلیز یہ شرٹ اتارنے میں میری ہیلپ کر دو یار،، مجھے  
،، خون کی سمیل آرہی ہے اس میں سے یار  
اس نے روہانسی سی شکل بنا کر کہا۔

او آٹم سوری،، ہمارے کسی کے زہن میں بھی نہیں آیا کہ آپ  
کو چیلنج ہی کروا دیں،، وہ سر پر ہاتھ مار کر اٹھی۔ قریب آئی۔ اور  
نرمی سے شرٹ اتارنے میں اس کی مدد کی۔

وہ شرٹ اتار چکی تو راحم نے اس کی کلائی تھامی تھی۔













